



واسوخت

‘واسوخت’ فارسی کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں جلی کٹھی سنانا۔ واسوخت ایسی نظم ہے جس میں عاشق محبوب کے ظلم و ستم سے تگ آکر اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اسے جلی کٹھی سنانا اور اسے جلانے کے لیے کسی دوسرے سے عشق کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ عاشق کا مقصد بس یہ ہوتا ہے کہ محبوب کے اندر بھی محبت کی تڑپ پیدا ہو جائے۔ وہ اپنی بے تو جکی اور بے وفائی سے باز آجائے اور ریقب پر مہربان ہونے کا رو یہ چھوڑ دے۔

واسوخت کے لیے ہیئت کی کوئی قید نہیں ہے۔ مومن نے اس کے لیے غزل کی ہیئت اختیار کی ہے۔ امانت اور جان صاحب کے واسوخت مدرس کی ہیئت میں ہیں۔ شاہ مبارک آبرو کو پہلا واسوخت نگار مانا جاتا ہے۔ میر نے بھی واسوخت لکھے ہیں۔ ان کی واسوخت کا ایک نمونہ دیکھیے:

دل واسوختہ کو اپنے لیے جاتے ہیں غصے سے خون جگر اپنا پیے جاتے ہیں
اپنی جا غیروں کو ناچار دیے جاتے ہیں اب کے یوں جاتے نہیں عہد کیے جاتے ہیں
آوے گا تو بھی منانے کو نہ آؤں گے ہم جان سے جاویں گے پیاں سے نہ جاویں گے ہم